شانِ امام اعظم

(رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

حافظ محمد قمر الزمان

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن والحدیث
0300 6661755

شانِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

امابعد

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

والسبقون الاولون من المهاهرین والانصار والذین اتبعو هم

باحسان رضی الله عنهم ورضواعنه

صدق الله مولاناالعظیم

عقیدت و محبت سے درود پاک

الصلوٰة والسلام علیک یاسیدی یا رسول الله

وعلی الک واصحابک یا سیدی یاحبیب الله

محترم ومعزز سامعین کرام! ہماری سلسلہ وار گفتگو سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ہے۔جن کی شان یہ ہے کہ حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ محبوب دوجہاں ﷺ کی مقدس گود میں ایک بزرگ کا سرِ انور ہے اور حضور اپنی انگشت منورہ سے اس بزرگ کے سر میں کنگھی کرر ہے ہیں۔میں نے سوچا کہ امام حسین یاامام حسن رضی اللہ عنہما ہوں گے۔ مگر جب میں نے راحت جاں ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔''علی یہ تیرے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں جن کا تو مقلد ہے۔''(کشف المحجوب)

☆ امام المسلمین

میرے اور تمام حنفیوں کے امام، حضور امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ جب دربار

☆ استاد کا احترام

امام صاحب اپنے استادِ محترم کا بے حد احترام اور ادب فرماتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس کے بعد اپنے والدین' اساتذہ اور حضرات امام حماد علیہ الرحمۃ کے لیئے دعائے مغفرت نہ کی ہو' امام صاحب کبھی اپنے استادِ محترم کے مکان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں سوئے۔ ایک شاعر کہتا ہے کہ

ماصی رجلیہ نحو منازلہ
ودونہ سکلب سبع کالطوادی

☆ امام صاحب کے اساتذہ کرام

امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ فقہ میں حضرت امام حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد اور حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تربیت یافتہ ہیں' لیکن ان کے علاوہ امام صاحب کے تقریباً چار ہزار اساتذہ کرام ہیں' جن میں سے چند یہ ہیں۔

حضرت ابراہیم بن محمد' حضرت جبلہ بن سحیم' حضرت ابراہیم بن زید' حضرت الحارث بن عبدالرحمٰن' حضرت اسماعیل بن حماد' حضرت الحسن بن الزراد' حضرت اسماعیل بن ابی خالد' حضرت الحسن بن عبیداللہ' حضرت اسماعیل بن عبدالملک' حضرت الحسن البصری' حضرت ایوب سختیانی' حضرت الحکم بن عتیبہ' حضرت بیان بن بشر' حضرت حماد بن ابی سلیمان' حضرت حمید الاعرج' حضرت عامر بن ابی موسیٰ' حضرت خالد بن علقمہ' حضرت عبداللہ بن الاقمر' حضرت ذرین عبداللہ' حضرت عبداللہ بن حبیبہ' حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ بن دینار' حضرت زبیر' حضرت عبدالرحمٰن بن حزم' حضرت زیاد بن علاقہ' حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز' حضرت سالم بن عبداللہ' حضرت عبدالعزیز بن رفیع' حضرت سعید بن مسرور' حضرت عبدالکریم بن ابی الخارق'

الامت مفتی احمد یار خان گجرات)۔ اگر یہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان (امام اعظم) ہلاک ہو جاتے۔

☆ امام صاحب کا اجتہاد

ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے استادِ محترم حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شریک سفر تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی موجود نہ تھا۔ حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیمّم کر کے نمازِ عصر ادا کر لی، مگر امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کی جستجو میں رہے اور آ کر وقت میں پانی ملنے پر وضو کر کے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ حضرت حماد نے پوچھا' آپ نے نماز کو موخر کیوں کیا؟ تو آپ نے عرض کیا' استاد جی! اگر نماز کے آخری وقت تک پانی ملنے کی امید ہو تو نماز کو موخر کر دینا چاہیے' حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کا یہ جواب پسند آیا۔ یہ امام صاحب کا پہلا اجتہادی مسئلہ تھا (الموفق صفحہ ۶۵)۔

☆ امام صاحب تقریباً دس سال تک اپنے استاد محترم کی خدمت میں رہے۔ ایک رات آپ کو الگ درس گاہ بنانے کا خیال آیا اور اتفاقاً اسی صبح آپ کا ایک قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا' جس کا آپ کے سوا دوسرا کوئی وارث نہ تھا۔ آپ اپنے استاد محترم سے اجازت لے کر چلے گئے اور دو ماہ بعد واپس آئے۔ اسی اثناء میں کسی نے ساٹھ مسئلے پوچھے' جو آپ نے استاد سے سنے ہوئے نہیں تھے۔ آپ نے ان کے جوابات دیئے اور استاد محترم سے جوابات عرض کر دیئے۔ آپ نے فرمایا' چالیس مسئلے صحیح ہیں اور بیس درست نہیں۔ یہ سن کر آپ نے عمر بھر استاد مکرم کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کر لیا (الخیرات الحسان صفحہ ۵۹)۔

گر تو سنگِ خارا امر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کی حضور (ﷺ) میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا عند علم ابی حنیفۃ علم ابوحنیفہ کے نزدیک (کشف المحجوب صفحہ ۲۱۶)۔

☆ دعائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسماعیل بن حماد سے روایت ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے جدامجد حضرت نعمان بن مرزبان علیہم الرضوان کے حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شیر خدا سے بڑے گہرے مراسم تھے۔ ایک مرتبہ نعمان بن مرزبان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے فالودہ لے کر گئے جس کو انہوں نے بے حد پسند فرمایا۔ جب ثابت پیدا ہوئے تو نعمان ان کو حضرت علی کی خدمت میں لے کر گئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت اور ان کی اولاد کے حق میں دعا فرمائی تھی۔ اسماعیل بن حماد کہتے ہیں' ہمیں اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں یہ دعا قبول فرمائی (تاریخ بغداد جلد۱۳ صفحہ۳۲۶)۔

حضرات گرامی توجہ فرمائیں۔

☆ بشارت مصطفیٰ ﷺ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ دعائے امرتضیٰ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ مقتداء اولیاء امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ تلمیذِ جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام باقر اور جعفر صادق علیہم السلام کے شاگردِ رشید تھے۔ جس پر آپ کو بہت فخر تھا بلکہ آپ کے فرمان عالیشان کے مطابق اگر وہ دو سال جوان کی شاگردی میں گزرے نہ ہوتے تو وہ ہلاک ہو جاتے۔ فرمایا لولا السنتان لهلك النعمان (ﷺ جاء الحق حصہ دوم صفحہ ۳۵۰ حضرت حکیم

☆ آپ کا امام ۔۔۔۔۔امام اعظم رضی اللہ عنہ۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ عطا فرمایا وہ اعظم عطا فرمایا' بے مثال عطا فرمایا۔

☆ فرمان محبوب ﷺ

طبرانی نے حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محسن دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔لو کان الایمان عندالثریا لتنسا ولہ رجال من ابنآء فارس (طبرانی) اگر ایمان ثریا کے تارنے کے پاس ہوگا تو فارسی اولاد میں سے بعض لوگ وہاں سے لے آئیں گے۔ امام مسلم و بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا۔والذی نفسی بیدہٖ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل من فارس (بخاری مسلم جلد دوم صفحہ ۲۲۷) اور اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر دین ثریا تارے میں لٹکا ہوگا تو فارس کا ایک آدمی اسے حاصل کر لے گا۔ علامہ ابن حجر مکی نے حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہمارے استاد (یعنی سیوطی) یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اس حدیث کے اولین مصداق صرف حضرت امام اعظم ہیں کیونکہ امام اعظم کے زمانہ میں اہلِ فارس سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پاسکا بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا آپ کے تلامذہ کے مقام کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کر سکا (مناقب امام اعظم جلد اول صفحہ ۱۵۹۰ امام موفق بن احمد مکی)۔

☆ مجدد الوحابیہ نواب صدیق الحسن بھوپالوی کو بھی حنفیت سے بسیار تعصب کے باوجود کہنا پڑا''ہم امام درآں داخل است'' (اتحاف النبلاء صفحہ ۲۲۴)۔مفتی دیوبند عزیز الرحمان مفتی نے اپنی کتاب ''امام اعظم ابوحنیفہ'' میں لکھا'' بالاتفاق اسی حدیث کا مصداق ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں (امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ ۲۴)۔

☆ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے روح کائنات ﷺ کو

ایک بڑا حلقہ دیکھا' تب میں نے اپنے والد سے دریافت کیا' یہ حلقہ کن لوگوں کا ہے؟ تو میرے والد نے فرمایا' حضرت عبداللہ بن حارث صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے' میں آگے بڑھا اور ان کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' جس نے فقہ فی الدین حاصل کیا' اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد کا ذمے دار ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچے گا' جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا''۔

ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں اور متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے۔

☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین کے استاد ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کے حافظ ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ کے امام ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادب میں بے مثل ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکتائے زماں ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کے شاگرد ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام المحدثین ہیں۔
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام المجتہدین ہیں۔

اے سنی حنفی بریلوی مسلمانو! آپ کو مبارک ہو کہ

☆ آپ کا نبی۔۔۔۔نبی اعظم ﷺ۔
☆ آپ کا صدیق۔۔۔۔صدیق اعظم رضی اللہ عنہ۔
☆ آپ کا فاروق۔۔۔۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
☆ آپ کا غوث۔۔۔۔غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت عتبیٰ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۷ھ یا ۹۰ھ۔

☆ حضرت طارق بن شہاب کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۲ھ یا ۸۹ھ۔

☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۷ھ یا ۸۹ھ۔

☆ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۹۹ھ۔

☆ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۳ھ۔

☆ حضرت مالک ابن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۹۴ھ۔

☆ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۹۶ھ۔

☆ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۹۲ھ۔

☆ حضرت ضبیعہ بن زویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ بھی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام سے ملاقات فرمائی۔ حضرت حافظ المنوی معجم المصنفین کے صفحہ ۲۳ جلد ۲ پر نقل فرماتے ہیں کہ بہتر ۷۲ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ان جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کرنے والے کا علم کس قدر بلند و بالا ہوگا؟ اسی لئے آپ کو امامِ اعظم کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے براہِ راست علم حاصل کرنے والے سے بڑا محدث کون ہوسکتا ہے۔

محترم سامعین کرام! جس نے ایمان کے ساتھ راحت دو جہاں ﷺ سے ملاقات کی، وہ صحابی ہے اور جس نے کسی بھی صحابی سے مشرف ایمان رکھتے ہوئے ملاقات کی، وہ تابعی ہے اور صحابہ کرام کے بعد تابعین کا درجہ ہے۔

حامد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور اپنے والد کے ہمراہ ۹۶ھ میں، میں نے حج ادا کیا، اس وقت میری عمر ۱۶ سال کی تھی۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے

صحابہ کرام ہیں جو شاہ خوباں ﷺ کی زیارت سے مستفید ہوئے' اور پھر تابعی خوش قسمت ہیں جو صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے' ان خوش قسمت لوگوں میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' جو ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت سے سب سے آخر میں وفات پانے والے' حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' جن کا وصال شریف ۱۱۰ میں مکہ مکرمہ میں ہوا۔ اس طرح حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے متواترا اکاون سال تک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی' اور متعدد صحابہ کرام سے ملاقات کی جن میں سے چند ایک کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۹۳ھ۔

☆ حضرت عبداللہ بن ابی ادفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۸۷ھ۔

☆ حضرت سہیل بن سعد' رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۸۸ھ)۔

☆ حضرت ابوالطفیل' رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۱۱۰ھ۔

☆ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۸۵ھ۔

☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۸۷ھ۔

☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' متوفی ۸۶ھ۔

☆ حضرت عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ۸۵ھ۔

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۸ھ یا ۹۶ھ۔

☆ حضرت بسر ابن ارطاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۸۶ھ۔

☆ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۵۸ھ یا ۸۶ھ یا ۸۷ھ۔

☆ حضرت اسعد ابن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۰۰ھ۔

☆ حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۹۱ھ۔

پر متفق ہیں (اوشحتہ الجید صفحہ ۴۵)۔

دوستو! حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ بنت عجوہ سے آپ کو روایت شرف بھی حاصل ہے۔ یہ خصوصیت کسی دوسرے امام کو حاصل نہیں ہے۔ اس لئے آپ ان تمام آئمہ کے امام ہیں۔ باقی تمام امام آپ کے بعد اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے۔ امام مالک ۹۰ھ، امام شافعی ۱۵۰، امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور امام اعظم کی ولادت ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ ۱۵۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا، یعنی آپ کے انتقال کے دن حضرت امام شافعی پیدا ہوئے (جاء الحق حصہ دوم صفحہ ۲۵۰)۔

☆ خیر القرون سے متصل

اس اعتبار سے امام اعظم نے خیر القرون کے بعد متصل زمانہ پایا۔ جبکہ راحت دو جہاں ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس سے ملنے والا پھر اس سے ملنے والا۔

سب سے بڑے متقی

محسن کائنات ﷺ نے فرمایا! اولیٰ بی المتقون من کانوا وحیث کانوا مجھ سے نزدیک تر متقی ہیں جو بھی ہیں جہاں بھی ہیں۔ ثابت ہوا زمانہ اور تقویٰ کی اعتبار سے بھی امام اعظم ابوحنیفہ تمام آئمہ پر فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ تمام سے قریب تر راحت جاں ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور اس قرب کی وجہ سے وہ زیادہ متقی بھی ٹھہرے۔ اللہ اللہ

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ اور احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ سب سے اعلیٰ دور محبوب کریم ﷺ کا زمانہ تھا، یہ دور صحابہ کرام کا دور تھا، پھر تابعین کا دور۔ محبوب دو جہاں ﷺ کے دور کے بعد سب سے زیادہ قریب کا زمانہ ہے، کتنے وہ خوش قسمت

صحابہ کرام کی پیروی میں پیش فرمائی۔ اس لئے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اس بات کا اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ الفقہآء کلھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ (تذکرۃ المحدثین صفحہ ۵۸) تمام فقہاء کرام حضرت ابوحنیفہ کی اولاد ہیں فقہ میں۔

☆ تابعی کسے کہتے ہیں

محترم سامعین کرام! اصول حدیث کی کتاب شرح نخبۃ الفکر میں ہے کہ التابعی وھو من لقی الصحابی تابعی وہ ہوتا ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو۔ حافظ ابن حجر مکی خیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ ھذا ھو المختار یہی بہترین تعریف ہے (نزھت النظر صفحہ ۸۴)۔

☆ فرمان محبوب کریم ﷺ

راحت دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ طوبیٰ لمن رء آنی وامن بی وطوبی لمن رء آمن رء آنی خوش خبری ہے اس کے لیئے جس نے مجھے دیکھا اور اس کے لیئے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں ادرك الامام ابوحنیفۃ جماعۃ من الصحابہ امام ابوحنیفہ نے صحابہ کی ایک (پوری) جماعت سے ملاقات کی (تنسیق النظام صفحہ ۱۰)۔ مزید لکھتے ہیں۔ فھو بعد الاعتبار من التابعین اس وجہ سے وہ (امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ) تابعین میں سے ہیں (تنسیق النظام صفحہ ۱۰)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ انہ رای انس ابن مالك مرارا بے شک آپ (امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند مرتبہ دیکھا ہے (خیراب الحسان)۔ دیگر آئمہ کرام مثلاً خطیب بغدادی، ابن جوزی، مزی، یافعی، عراقی، ذہبی، ابن حجر سیوطی وغیرہ تمام کے تمام آئمہ حضرات امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تابعیت

رسالت میں حاضر ہوئے تو بڑے مؤدب ہو کر عرض کیا۔السلام علیک یا امام المرسلین اے رسولوں کے امام آپ پر سلام ہو۔تو روضہ انور سے جواب آیا۔وعلیک السلام یاامام المسلمین اور اے مسلمانوں کے امام آپ پر بھی سلام ہو۔حکیم الامت مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآن
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

حضرات گرامی میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے۔والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه سب سے آگے سب سے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین وانصار سے اور جنہوں نے ان کی پیروی کی عمدگی سے ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

☆ شان صحابہ وتابعین

محترم سامعین کرام! اس آیت کریمہ میں اللہ رحیم وکریم نے درجہ بدرجہ مراتب صحابہ کرام وتابعین عظام علیہم الرضوان کی عظمت بیان فرمائی۔یعنی سب سے زیادہ عظمت والے وہ جو سب سے پہلے جان کائنات ﷺ پر ایمان لائے مہاجرین وانصار سے۔ان کے بعد عام صحابہ' پھر تابعین۔سابقون الاولون کے سردار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اولیائے عظام کے سردار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ تابعی ہیں

والذين اتبعوهم باحسان جنہوں نے ان (صحابہ کرام) کی اتباع کی عمدگی سے۔حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے قرآن وحدیث کی فقہ ان

برکت سے دعا کرتا ہوں، بہت ہی جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے (جاء الحق حصہ دوم صفحہ ۲۴۸)۔

حضرات گرامی! حیات ظاہرہ ہی میں نہیں بلکہ بعداز وصال بھی امام اعظم کی قبر مبارکہ کی برکت سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے امام شافعی کسی دنیاوی حاجت کے لیئے نہ جایا کرتے تھے بلکہ کسی فقہی ضرورت کیلیئے ہی حاضر ہوا کرتے تھے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند فرامین

امام المسلمین حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنے بیٹے حماد سے فرمایا کہ اے میرے لخت جگر اللہ تعالیٰ تجھے رشد و ہدایت سے نوازے اور تیری مدد فرمائے میں تجھے کچھ وصیتیں کرتا ہوں۔ اگر تو نے انہیں یاد رکھا اور ان پر کاربند رہا تو میں تیرے لئے دین میں سعادت مند ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ انشاء اللہ

☆ تقویٰ کی حفاظت، اللہ تعالیٰ کے ڈر سے، اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اس کی بندگی کے لیئے اس کے احکام کو بجالانے سے ہے۔
☆ جس کے جاننے کا تو محتاج ہے اس سے ناآشنائی نہ رکھنا۔
☆ اپنا بسیرا اسی کے ساتھ رکھنا جس کا تو دین و دنیا میں محتاج ہے۔
☆ اپنے لئے انصاف اپنے نفس سے طلب کرنا اور نفس کے لیئے انصاف نہ طلب کرنا مگر ضرورت کے لیئے۔
☆ کسی مسلمان یا ذمی کو دشمن نہ بنالینا۔
☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تجھے مال اور مرتبہ عطا ہوا اسی پر اکتفا کرنا۔
☆ جو صورت تجھے لوگوں سے بے نیاز رکھنے میں مفید ہو اس میں حسن تدبیر سے کام لینا۔

برادران اسلام! اولیاء کرام، مشائخ عظام بزرگان دین، اولیاء کاملین کی قبور پر حاضری دینا اوران کی قبور پر دعا کرنا اوران سے برکات حاصل کرنا ابتدائے اسلام سے ہے اورتا ابد یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات سے لوگ بالخصوص علماء کرام آج بھی مستفیض ہورہے ہیں اور مذہب حنفیہ پر کاربند ہیں۔

☆ حضرت امام شافعی نے امام اعظم ابوحنیفہ (رحمتہ اللہ علیہ) کو وسیلہ بنایا۔

☆ حضرت امام مسعر نے امام اعظم ابوحنیفہ (رحمتہ اللہ علیہ) کو وسیلہ بنایا۔

☆ شاگردان امام اعظم ابوحنیفہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے آپ کو وسیلہ بنایا۔

☆ بغداد کے فقہاء کرام نے امامِ اعظم ابوحنیفہ (رحمتہ اللہ علیہ) کو وسیلہ بنایا۔

☆ بغداد کے عوام وخواص نے امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وسیلہ بنایا۔

معلوم ہوا کہ قبروں پر جانا اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں انہیں وسیلہ بنا کر گوہر مقصود حاصل کرنا جائز ہے اور ذریعہ فیوض و برکات ودافع البلیات ہے اور خوشنودی رب العالمین وقبولیت دعا کا ذریعہ ہے۔مزید تفصیل ہماری کتاب ''وسیلہ محبوب ﷺ'' میں دیکھیں۔

☆ امام شافعی کی عقیدت

☆ حضرت امام شافعی جب امامِ اعظم قدس سرہ العزیز کی قبر انور پر حاضری دیتے تو حنفی نماز پڑھتے تھے۔قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔کسی نے پوچھا حضور، آپ تو خود امام ہیں۔اپنی فقہ چھوڑ کر یہاں پر فقہ حنفی کے مطابق نماز پڑھنے کی وجہ کیا ہے؟

فرماتے کہ اس قبر والے کا احترام کرتا ہوں (جاء الحق حصہ دوم صفحہ ۲۴۸)۔

☆ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں بغداد شریف امام اعظم کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں دو رکعت نفل پڑھ کر امام اعظم کی قبر شریف کی

ہے اور کامران منزل یوم الحساب بھی' جو مہر افلاک اجتہاد بھی ہے اور آسودہ بغداد بھی' اگر سچ پوچھو تو جو مصطفیٰ کا غلام بھی ہے اور سنیوں کا امام بھی۔ الغرض جو تمنائے مصطفیٰ بھی ہے اور دعائے مرتضیٰ بھی۔

عمر ہا درکعبہ و بت خانہ می نالا حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

مزارِ مقدس

سلطان الپ ارسلان سلجوتی نے ۴۵۹ھ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر انور پر شاندار قبہ بنوایا اور مزار شریف کے قریب ایک عظیم الشان دینی مدرسہ تعمیر کروایا۔ یہ مدرسہ مشہدِ ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے آج بھی مشہور ہے' اور آج برسہا برس گزر جانے کے بعد بھی امام صاحب کا مزارِ مقدس مرجع خلائق ہے' جہاں بڑے بڑے سلاطین سلامی کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں' اور آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے ہیں (الخیرات الحسان صفحہ ۱۶۴)۔

قبر انور کی برکات

برادرانِ اسلام! مسلمانوں کا یہ عقیدہ ابتدائے اسلام ہی سے چلا آیا ہے کہ انبیاء کرام و اولیاء عظام حاجت روا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کے بندوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ آپ کے شاگرد اور عوام الناس آپ کی قبر انور پر حاضر ہو کر آپ کے توسل سے دعا کرتے' تو اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات حل کر دیتا۔ اعلم انه لم یزل العلماء ذوالحاجات یزورون قبره (ای قبرابی حنیفة) ویتوسلون عنه فی قضاء حوائجهم (الموفق جلد۲ صفحہ ۱۹۹)۔

''علماء اور دیگر حاجت مند آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرتے رہتے ہیں' اور آپ کو وسیلہ بناتے اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں''۔

داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

مذھبہ اول المذاھب' ان کا مذہب پہلا مذہب ہے۔

امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

وہ امام اعظم اور فقیہہ العراق ہیں۔

مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

اہل اسلام کی بڑی اکثریت امام اعظم کی تقلید کرتی ہے۔

یحیٰی بن ایوب زاہد رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

کان ابوحنیفة لاینام اللیل 'ابوحنیفہ شب بیدار تھے وہ رات کو سویا نہیں کرتے تھے۔

خواجہ عطار رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

بو حنیفہ بد امام باصفا
آں سراج امتان مصطفیٰ
باد فضل حق ترین جان رو
شاد باد ارواح شاگردان او

مجتہدین ان کو سلام کہتے ہیں' آئمہ دین ان کو امام کہتے ہیں۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ان کی قبر سے برکت لیتے رہے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ان کے در سے حکمت لیتے رہے۔ امام زخر رحمتہ اللہ علیہ ان کی مدح خوانی کرتے رہے۔ امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ ان کی دربانی کرتے رہے۔ امام محمد رحمتہ اللہ علیہ ان کے علم کی نگہبانی کرتے رہے۔ امام رازی رحمتہ اللہ علیہ ان کے ریاض حکمت سے خوشہ چینی کرتے رہے۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ ان کے بستان بصیرت سے گل چینی کرتے رہے۔

کون امام؟ جو وارث فقر سلمان بھی ہے اور صاحب حکمت لقمان بھی' جو پاسبان عزت بیت الحرام بھی ہے اور گلہ بان امت خیر الانام بھی' جو رازداں نغمہ ام الکتاب بھی

سوااور کیا کہہ سکتے ہیں۔امام اعظم نے ان دونوں بھائیوں کو بلایا اور ہرایک سے پوچھا جس لڑکی کے ساتھ تم نے رات گزاری ہے کیا اس کوتم پسند کرتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔آپ نے ان سے فرمایا تم نے ایک ساتھ رات گزاری ہے اس سے فوراً نکاح کرلو۔ چونکہ دونوں میں سے ہرایک کی وہ غیر تھی' بنابریں عدت بھی ان پر واجب نہ ہوئی اس لیئے ان کا وہیں نکاح ہوگیا۔تمام علماء حیران رہ گئے اور سحر نے اٹھ کر آپ کی پیشانی چوم لی (ذیل الجواہر المغیہ جلد۲ صفحہ ۴۸۱)۔

ہمارے امام ہمام کی دانائی اور دور بینی قابل داد ہے غور فرمائے کہ اس مشکل صورت حال کو آپ نے کس خوش اسلوبی سے سلجھایا۔آپ کی یہی وہ فقہ ودانائی ہے جس کی بدولت آپ نے اللہ ورسول کے ارشادات کے مطابق مسائل شرعیہ کو مدون فرمایا اور آج ہم آپ کی خداداد سمجھ کی بدولت ہزاروں مشکل سے مشکل مسائل کا حل کتب فقہ میں پالیتے ہیں۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

واللہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

وہ زہد وتقویٰ میں ایسے مقام پر فائز تھے جسے کوئی دوسرا حاصل نہیں کرسکتا۔

سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

علم کی باتیں ان پر منکشف ہوتی ہیں ہم ان سے غافل ہیں۔

داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

وہ روشن ستارے ہیں۔

امام محدث علی بن عاصم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:

آپ کا علم اہل زمانہ کے علم سے زیادہ ہے۔

بات کر چکی ہے اور جب بیوی بات کرے گی تو وہ بات خاوند کی اس گفتگو کے بعد ہوگی لہذا دونوں میں سے کسی کی قسم نہیں ٹوتے گی۔ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر سفیان ثوری کہنے لگے۔ ابوحنیفہ تمہارے لیئے علم کے وہ راستے کشادہ کر دیئے گئے ہیں جن تک ہماری رسائی نہیں ہوئی۔ (ذیل الجواہر المیہ جلد۲ صفحہ ۴۸۱ جواہر البیان صفحہ ۹۵)۔

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے پانی مانگا وہ پیالے میں پانی لائی ابھی وہ بولا کہ میں پانی نہیں پیوں گا اور اگر تو اس پانی کو خود پیئے تو تجھے طلاق اور اگر کسی دوسرے کو پینے کے لیئے دے تو بھی تجھ پر طلاق اگر اسے بہادے تو تجھے طلاق۔ وہ عورت بیچاری حیران و پریشان ہوگئی' ایک شخص امام صاحب کے پاس آیا اور یہ صورت بیان کی۔ آپ نے فرمایا فوراً جاؤ اور اس پیالے میں کوئی کپڑا ڈال کر پانی کو اس کپڑے میں جذب کر کے اسے دھوپ میں سکھا دو اس طرح طلاق نہیں پڑے گی (خیرات الحسان صفحہ ۱۰۴)۔

☆ دلہنوں کی تبدیلی

وکیع روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام اعظم' سفیان ثوری' سحر مالک بن مغول' جعفر بن زیاد اور حسن بن صالح ایک رئیس کے ہاں ولیمہ میں شریک ہوئے' صاحب خانہ حیران و پریشان آیا اور علماء کی اس جماعت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ رات کو غلطی سے دونوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی اپنے خاوند کے غیر کے پاس پہنچا دی گئی اور دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک نے رات جس لڑکی کے پاس گزاری ہے وہ اصل میں دوسرے بھائی کی بیوی تھی۔ سفیان ثوری نے فتوئ دیتے ہوئے کہا کہ ہر لڑکی اپنے اصل خاوند کے پاس پہنچا دی جائے اور کسی سے کوئی مواخزہ نہیں ہے۔ سحر نے امام اعظم کی طرف توجہ کی اور پوچھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں؟ سفیان کہنے لگے بھلا اس جواب کے

رومی نے کہا بتایئے۔ ''خدا اس وقت کیا کر رہا ہے''؟

فرمایا۔ ''خدا نے تجھے منبر سے نیچے اتار دیا اور مجھے اوپر چڑھا دیا''۔

رومی یہ سن کر شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔ (الموفق جلد اول صفحہ ۱۷۸)

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ بے حد ذہین اور زیرک تھے۔ یوں تو فقہ حنفی کے تمام اصول وفروع آپ کی ذہانت' متانت اور فطانت پر بہترین شاہد ہیں۔ لیکن آپ نے اپنی زندگی میں بارہا لوگوں کے بعض انتہائی الجھے ہوئے مسائل حل کیئے جن کے عقدہ کشائی سے آپ کے تمام معاصرین عاجز ہو چکے تھے۔ اس وقت کے آئمہ اور اساتذہ آپ کے فتاوی کو دیکھتے تو حیران وششدر رہ جاتے اور انہیں بے اختیار کہنا پڑتا کہ علم کے جس سمندر میں امام ابوحنیفہ (رحمتہ اللہ علیہ) غوطہ زن ہیں ہم اس کے کنارے تک بھی ابھی نہیں پہنچ سکے۔ آپ کے بے شمار فتاویٰ میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔

امام ابو یوسف راوی ہیں کہ ایک شخص نے غصہ میں طلاق کی قسم کھا کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں اس وقت تک تم سے کلام نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو۔ جواباً بیوی نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی تم سے اس وقت تک گفتگو نہیں کروں گی جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو گے۔ اس زمانے کے علماء نے فتویٰ دے دیا کہ ان میں سے جس نے بھی بات کر لی قسم ٹوٹ جائے گی۔ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ تک یہ سوال پہنچا تو آپ نے اس شخص کو فرمایا جاؤ جا کر اپنی بیوی سے گفتگو کرو کچھ نہیں ہوگا۔ سفیان ثوری کو آپ کے فتوی کا علم ہوا تو بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے' تم حرام کو حلال کرتے ہو۔ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے جواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ خاوند نے قسم کھائی تھی کہ وہ بیوی کے بولنے سے پہلے بات نہیں کرے گا یہ سن کر اس کی بیوی نے بھی ایسی ہی قسم کھائی اور جب قسم کھائی تو اس نے خاوند سے بات کر لی اب جب خاوند اس سے بات کرے گا تو یہ کلام بیوی کی گفتگو کے بعد ہوگا کیونکہ بیوی قسم کھا کر اس سے پہلے

آں سراج امتانِ مصطفیٰ

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآن
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابو حنیفہ

☆ منکرِ توحید سے مناظرہ

بغداد میں ایک رومی آیا اور اس نے آکر خلیفہ سے عرض کیا کہ میرے یہ تین سوال ہیں اگر ان سوالوں کا جواب دینے والا آپ کی سلطنت میں کوئی ہے تو بلائیے۔ خلیفہ نے اعلان کر دیا۔ سب علماء جمع ہو گئے' امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف لائے۔

رومی منبر پر چڑھا اور اس نے سوال کیا۔

☆ بتاؤ خدا سے پہلے کون تھا؟

☆ بتاؤ خدا کا رخ کدھر ہے؟

☆ بتاؤ اس وقت خدا کیا کر رہا ہے؟

یہ سن کر سب علماء خاموش ہو گئے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور فرمایا۔ میں جواب دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ منبر سے نیچے اتر آئیں۔ رومی منبر سے نیچے آ گیا۔ آپ منبر پر تشریف لے آئے اور فرمایا۔ اپنے سوالات دہرائیے۔

رومی نے کہا۔ ''بتائیے خدا سے پہلے کون تھا''؟

فرمایا۔ ''گنتی شمار کرو'' رومی نے گنتی شروع کی ایک' دو' تین۔ آپ نے روک کر فرمایا۔ ایک سے پہلے گنیئے۔ رومی نے کہا ایک سے پہلے کوئی گنتی نہیں۔ فرمایا۔ ''جس طرح ایک سے پہلے گنتی نہیں اس طرح خدا سے پہلے بھی کوئی نہیں''۔

دوسرا سوال دہرائیے۔ ''رومی نے کہا بتائیے خدا کا رخ کدھر ہے''؟

امام اعظم علیہ الرحمتہ نے ایک شمع روشن فرمائی اور فرمایا۔ ''بتائیے اس کا رخ کدھر ہے''؟ رومی نے کہا' سب طرف کو۔ فرمایا۔ ''جس طرح اس کا رخ سب طرف کو ہے اسی طرح خدا کا رخ بھی سب طرف کو ہے''۔ فرمایا تیسرا سوال دہرائیے۔

☆ جن کی فقاہت کوامام باقر پسند کریں۔

☆ جن کی فقاہت کوعرب وعجم پسند کریں۔

☆ جن کی فقاہت کواولیاء تسلیم کریں۔

☆ جن کی فقاہت کوآئمہ فقہ تسلیم کریں

وہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراجِ امتانِ مصطفیٰ

☆ چور بھی پکڑا گیا بیوی بھی بچ گئی

ایک آدمی کے گھر آدھی رات کو چوری ہوگئی۔اس نے چوروں کو دیکھ کر پہچان لیا اور لگا بولنے۔چوروں نے اس کے گلے پر چھری رکھ کر کہا کہ قسم اٹھا۔قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کہہ کہ اگر تو کسی کو بتائے کہ فلاں تیرے چور ہیں تو تیری بیوی کو تین طلاق۔اس نے حلف دیا کہ اگر میں کسی کو بتاؤں کہ یہ میرے چور ہیں تو میری بیوی کو تین طلاق۔ اب صبح ہوئی تو بحالت پریشانی بہت سے علماء کے پاس گیا اور مسئلہ کا حل دریافت کیا۔ سب نے کہا مال تو چلا گیا اب بیوی بچاؤ۔ مطمئن نہ ہوا۔آخر کسی نے کہا کہ اگر مسئلہ کا صحیح حل چاہتے ہو تو امام اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ حاضر بارگاہ امام اعظم ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا تم جمعہ کی نماز میرے پاس ادا کرنا اور میں یہ اعلان کروں گا کہ مجھ سے پہلے کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے۔میں اور تو دونوں مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے۔میں ہر آدمی کو گزارتے ہوئے تجھ سے سوال کروں گا کیا یہ تیرا چور ہے۔جب تک چور نہ آئے تم بتاتے رہنا کہ نہیں یہ میرا چور نہیں ہے اور جب چور واقعی آجائے تو تم خاموش ہو جانا۔اس طرح مال بھی مل جائے گا اور بیوی بھی بچ جائے گی۔

بوحنیفہ بد امام باصفا

دیا ہے''۔

امام اعظم نے فرمایا۔ ''آپ کو یہ غلط خبر پہنچی ہے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تشریف رکھیں اور میں انکشاف حقیقت کروں''۔

امام باقر بیٹھ گئے اور امام اعظم ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا بتلائیے۔

''عورت کمزور ہے یا مرد''۔

انہوں نے کہا ''عورت''۔

فرمایا۔ ''اچھا بتلائیے عورت کا حصہ کتنا ہے اور مرد کا کتنا؟''

امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''مرد کے دو اور عورت کا ایک''۔

تب امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''دیکھئے! اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت (جو کہ ضعیف ہے) کے دو حصے مقرر کرتا''۔

پھر پوچھا۔ ''نماز افضل ہے یا روزہ''۔

فرمایا ''نماز''۔

امام اعظم نے فرمایا۔ ''اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت سے ایام حیض کی نمازوں کی قضا کرواتا اور روزے کی نہ کرواتا کیونکہ نماز افضل ہے''۔

پوچھا۔ ''نطفہ زیادہ نجس ہے یا پیشاب''۔

فرمایا۔ ''پیشاب''۔

امام اعظم نے فرمایا۔ ''اگر میں قیاس سے کام لیتا تو پیشاب سے غسل کو واجب قرار دیتا اور نطفہ سے وضوء کو فرض قرار دیتا مگر میں ایسا نہیں کرتا ہوں''۔

تب امام باقر علیہ السلام نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحسین فرمائی اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا (الموفق جلد اول صفحہ ۱۴۵)۔

حضرات گرامی یہ ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ

ان احادیث کو موضوع کہا ہے' انہوں نے تعصب سے کہا ہے کیونکہ لان روی بطریق مختلفة اس لئے کہ مختلف طریقہ سے روایت موجود ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت بڑی شان ہے' اور آپ اس لئے ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے کہ میرا مولا مجھ پر ناراض ہو جائے اور یاد رکھیں جس کو خدا تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے' اس شخص پر اتنا ہی زیادہ خوف خدا طاری ہوتا ہے۔

☆ حضرت یزید بن لیث' حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصر اور بہت بڑے بزرگ تھے' آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز عشاء میں امام صاحب نے اذا زلزلت الارض زلزالها پڑھی تھی۔ لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلے گئے میں وہاں بیٹھا رہا۔ میں نے امام صاحب کو دیکھا کہ ٹھنڈی سانس بھر رہے ہیں' یہ دیکھ کر میں اٹھا تا کہ آپ کے معمولات میں خلل نہ ہو اور جب فجر کی نماز کے لیئے گیا تو میں نے دیکھا کہ امام صاحب غمزدہ بیٹھے ہیں اور بڑی رقت سے یہ کہہ رہے ہیں' اے خدائے کریم! تو ذرہ بھر نیکی اور ذرہ بھر برائی کا بدلہ دینے والا ہے' اپنے بندے نعمان کو آگ سے بچا اور اپنی رحمت میں داخل فرمانا (الخیرات الحسان)۔

☆ امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات

شیعہ کتب میں یہ ملاقات بہت غلط طریقہ سے بیان کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ امام باقر علیہ السلام حضرت امام اعظم کو اچھا نہ جانتے تھے مگر اس ملاقات کی حقیقت ہم امام موفق سے نقل کرتے ہیں۔ سنیئے اور غور سے سنیئے۔ امام موفق بن احمد نے اپنی کتاب الموفق میں تحریر فرمایا کہ ایک دفعہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔

انہوں نے فرمایا۔ "آپ وہی ابوحنیفہ ہیں جنہوں نے میرے نانا جان کے دین کو بدل

ہوا' اوران لوگوں سے جو تیرے مذہب پر ہوں گے قیامت تک۔

☆ خوف خدا

☆ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ خدا اس قدر طاری تھا کہ آپ ساری ساری رات روتے رہتے۔ حضرت یحییٰ بن قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات امام صاحب نے نماز میں یہ آیت مبارکہ تلاوت کی بل الساعۃ موعدھم یعنی یقیناً قیامت گنہگاروں کی وعدہ گاہ ہے۔ آپ ساری رات میں بارگاہِ خداوندی میں روتے اور یہی آیت پڑھتے رہے۔ ساری رات کو رونے والا' اور خوفِ خدا سے لرزنے والا شب بھر نوافل پڑھنے والا' راتوں میں قرآن پڑھنے والا' کعبۃ اللہ میں داخل ہونے والا' ہاتف غیبی سے جواب پانے والا یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان و کنیتہ ابو حنیفہ سراج امتی (درمختار جلد ا صفحہ ۵۲)۔'' بے شک حضرت آدم علیہ السلام مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں فخر کرتا ہوں ایک آدمی پر جو کہ میرا امتی ہوگا' نام اس کا نعمان اور کنیت اس کی ابو حنیفہ ہو گی''۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

☆ وان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفۃ من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (درمختار جلد ا صفحہ ۵۲)۔'' اور بیشک تمام انبیاء کرام مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ پر فخر کرتا ہوں' جس نے ابو حنیفہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ابو حنیفہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کیا''۔

☆ حضرت علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ درمختار ارشاد فرماتے ہیں۔ جن لوگوں نے

کے نام بتائے جن کو میں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرتا رہا اور بیداری کے بعد انگلیوں کے سترہ پورے بند ھے ہوئے تھے۔

☆ حج بیت اللہ

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی میں پچپن ۵۵ حج کئے۔ آخری حج مبارک کے موقعہ پر کعبتہ اللہ کے خدام سے ایک رات کعبتہ اللہ میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کی۔ کعبتہ اللہ میں داخل ہو کر دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنی شروع کی' اس طرح کہ بایاں پاؤں دائیں پاؤں کی پشت پر رکھا اور اسی حال میں کھڑے رہے یہاں تک نصف قرآن پاک پڑھ لیا اور اب رکوع وسجدہ کیا' دوسری رکعت میں بائیں پاؤں پر کھڑے ہوئے اور دایاں پاؤں اس کی پشت پر رکھا' یہاں تک کہ سارا قرآن پاک ختم کر لیا اور جب دو رکعتوں سے فارغ ہو کر سلام پھیرا تو بارگاہ الہ العالمین میں روتے ہوئے عرض کرنے لگے۔ الهی ماعبدك هذا العبد الضعيف حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته لكمال معرفته اے اللہ! اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی' جس طرح عبادت کرنے کا حق تھا' تیری معرفت حاصل نہ کی جیسا کہ تیری معرفت کا حق ہے' تو تو (اس بندہ ضعیف) اس کی خدمت کے نقصان کو اس کے کمال معرفت کے سبب بخش دے۔

جب امام صاحب نے یہ کلمات ادا کئے کعبتہ اللہ کی جانب سے آواز آئی یاابا حنیفة قد عرفتنا حق المعرفة وخدمتنا فاحسنت الخدمة قد غفرناك ولمن اتبعك ممن كان على مذهبك الى يوم القيامة (درِ مختار جلد ا صفحہ ۵۲)۔ اے ابوحنیفہ! تو نے ہمیں جانا' جیسا کہ جاننے کا حق ہے اور تو نے ہماری عبادت کی' تو اچھی عبادت کی' بیشک ہم نے تجھے بخشا اور اس کو بھی جو تیرے تابع

تو آپ نے دریا پر جا کر کپڑے کو خوب اچھی طرح دھو کر پاک کیا اور جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک تو اتنی نجاست جائز ہے پھر آپ نے کپڑا کیوں پاک کیا فرمایا کہ وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ۔

منقول ہے کہ جب حضرت داؤد طائی کو لوگوں نے اپنا رہنما تسلیم کر لیا تو امام صاحب نے پوچھا کہ اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے علم پر عمل پیرا رہو کیونکہ علم گے بغیر عمل ایسا ہے جیسے جسم بغیر روح کے۔

شیخ بوعلی بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت بلال کی قبر کے نزدیک سویا ہوا تھا تو میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں اور حضور اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے ایک معمر شخص کو آغوش مبارک میں لیئے ہوئے تشریف لائے اور مجھے حیرت زدہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ مسلمانوں کے امام اور تمہارے ملک کا باشندہ ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے۔

☆ آپ کا مقام

نوفل بن حیان بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب کے انتقال کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہیں اور حوضِ کوثر پر حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ کے اطراف بہت سے بزرگ کھڑے ہیں اور امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی اجازت کے بغیر کسی کو پانی نہیں دے سکتا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پانی دے دو۔ چنانچہ امام صاحب نے مجھ کو ایک گلاس پانی دے دیا اور سیراب ہو کر پینے کے باوجود بھی پانی میں ذرا سی بھی کمی نہیں آئی۔ پھر میں نے امام صاحب سے تمام بزرگوں کے نام دریافت کیئے تو آپ نے فرمایا کہ دائیں جانب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔اس طرح آپ نے سترہ افراد

سے کہا کہ میرا قلم بنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں بنا سکتا اور جب قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ محشر میں فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ظالموں کو ان کے معاونین کے ہمراہ اٹھاؤ لہذا میں ایک ظالم کا معاون نہیں بن سکتا۔

☆ عبادت

آپ تین سو نفل ہر شب میں پڑھا کرتے تھے اور ایک دن راستہ میں کسی عورت نے دوسری عورت کو اشارہ سے بتایا کہ یہ شخص رات میں پانچ سو نفل پڑھتا ہے اور آپ نے ان کی گفتگو سن لی پھر اسی رات سے پانچ سو نفل پڑھنا شروع کر دیں۔ پھر ایک دن راستہ میں کسی نے کہہ دیا کہ یہ ایک ہزار نفل رات میں پڑھتے ہیں چنانچہ اسی رات سے آپ نے ایک ہزار نفلوں کو اپنا معمول بنا لیا۔ پھر آپ کے کسی شاگرد نے عرض کیا کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ رات بھر بیدار رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج سے یقیناً پوری رات بیدار رہا کروں گا اور جب شاگرد نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ بعض بندے اپنی تعریف کو پسند کرتے ہیں جو ان میں نہیں ہے اور میں ایسے گروہ میں شامل ہونا نہیں چاہتا اور اس دن سے آپ نے مکمل بیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور طویل سجدوں کی وجہ سے آپ کے گھٹنوں میں اونٹ کے گھٹنوں جیسے گھٹے پڑ گئے تھے۔

حضرت داؤد طائی کہتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک آپ کو تنہائی یا مجمع میں ننگے سر اور ٹانگیں پھیلائے نہیں دیکھا اور جب میں نے عرض کیا کہ تنہائی میں کبھی تو ٹانگیں سیدھی کر لیا کیجئے تو فرمایا کہ مجمع میں تو بندوں کا احترام کروں اور تنہائی میں خدا کا احترام ختم کر دوں یہ میرے لیئے ممکن نہیں۔

☆ فتوی وتقویٰ

ایک مرتبہ بازار جا رہے تھے کہ گرد و غبار کے کچھ ذرات آپ کے کپڑوں پر پڑ گئے

حضرت مسعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بالآخر اسی مسجد میں سجدہ کی حالت میں انتقال ہوا (غایۃ الاوطار صفحہ ۲۰' الخیرات الحسان صفحہ ۳۵۸' تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)۔

☆ حضرت کدام بن مسعر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات مسجد میں گیا تو ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کی قرات مجھے بہت پسند آئی۔ اس شخص نے قرآن پاک کا ساتواں پارہ تلاوت کیا۔ میں نے سوچا رکوع کرے گا' پھر آدھا قرآن پاک' یہاں تک پورا قرآن پاک ایک رکعت میں ختم کر دیا اور جب میں نے ان کو غور سے دیکھا تو وہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تھے (غایۃ الاوطار جلد ا صفحہ ۲۰)۔

☆ بصیرت

کچھ بچے گیند سے کھیل رہے تھے اور گیند اتفاق سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آپ ہی کے سامنے آ گری اور بچوں میں سے خوف کے مارے کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے سے گیند اٹھا لے لیکن ایک لڑکے نے بھاگ کر آپ کے سامنے سے جب گیند اٹھائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا حرامی ہے کیونکہ اس میں حیاء کا مادہ نہیں ہے اور جب معلومات کی گئیں تو پتہ چلا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی ہے۔

ایک شخص آپ کا قرضدار تھا اور اسی کے علاقہ میں کسی کی موت واقع ہو گئی اور جب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے لیئے وہاں پہنچے تو ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور موسم بھی بہت گرم تھا لیکن آپ کے مقروض کی دیوار کے پاس کچھ سایہ تھا چنانچہ جب لوگوں نے کہا کہ آپ یہاں تشریف لے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ صاحب خانہ میرا مقروض ہے اس لیئے اس کے مکان کے سایہ سے استفادہ کرنا میرے لیئے جائز نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ قرض کی وجہ سے جو نفع بھی حاصل ہو وہ سود ہے۔

کسی مجوسی نے آپ کو گرفتار کر لیا اور انہیں میں سے کسی جابر و ظالم مجوسی نے آپ

نماز عشاء کے وضو سے ادا فرمائی۔ ساری ساری رات نوافل اور تلاوت قرآن میں گزر جاتی جس جگہ آپ کا وصال مبارک ہوا' آپ نے وہاں ستر ہزار مرتبہ قرآن پاک کو ختم کیا تھا۔ حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں' امام صاحب رمضان شریف میں ایک قرآن پاک دن میں ایک رات میں اور ایک تراویح میں روزانہ ختم فرماتے' اس طرح اکسٹھ قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔

☆ حضرت امام مسعر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں امام صاحب کی مسجد میں گیا' تو میں نے دیکھا کہ امام صاحب فجر کی نماز پڑھ کر لوگوں کو درس دے رہے ہیں' یہاں تک کہ ظہر کی نماز ادا کی' پھر عصر تک تعلیم دینے میں مصروف ہو گئے' پھر مغرب تک درس دیتے رہے اور اس کے بعد پھر عشاء تک پھر نماز عشاء کے بعد گھر تشریف لے گئے۔ میں نے دل میں سوچا یہ مرد خدا اس قدر مصروف ہے' مطالعہ کب کرتے ہیں اور آرام کس وقت کرتے ہیں؟ میں اس تجسس میں لگ گیا اور جب لوگوں کی آمد و رفت ختم ہوئی تو امام صاحب مسجد میں تشریف لائے' یہاں تک کہ فجر ہو گئی' صبح گھر تشریف لے گئے اور کپڑے پہن کر مسجد میں تشریف لے آئے اور فجر کی نماز ادا کی۔ فجر کے بعد حسبِ معمول پھر عشاء تک تعلیم دیتے رہے اور عشاء کے بعد گھر چلے گئے' تو میں نے سوچا آج ضرور آرام فرمائیں گے۔ جب آمد و رفت ختم ہوئی تو مسجد میں تشریف لائے اور صبحِ صادق تک نماز میں مشغول رہے' پھر گھر گئے اور کپڑے پہن کر فجر کی نماز کے لیۓ تشریف لے آئے اور نمازِ فجر کے بعد حسبِ سابق عشاء تک تعلیم دینے میں مصروف رہے اور عشاء کے بعد گھر چلے گئے' تو میں نے سوچا آج ضرور آرام کریں گے' مگر امام صاحب حسبِ سابق مسجد میں آئے اور فجر کی نماز تک مشغول نماز رہے' تو میں نے یہ دیکھ کر تہیہ کر لیا کہ عمر بھر ان کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا' پس میں ان کی مسجد میں رہنے لگا' اور

☆ والدہ کی تابعداری

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی کا آپ کے بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا' اور والدہ حیات تھیں۔ آپ والدہ کے انتہائی فرمانبردار خدمت گزار تھے اور والدہ سے انتہائی عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور آپ کے حکم کی تعمیل ہر حال میں کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو کوئی مسئلہ پیش آتا تو آپ حکم دیتیں کہ یہ مسئلہ عمر بن زر سے پوچھ کر آئیں۔ عمر بن زر بڑے مشہور واعظ تھے اور امام صاحب کی والدہ صاحبہ ان سے عقیدت رکھتی تھیں۔ امام صاحب ارشاد عمر بن زر کے پاس جاتے اور مسئلہ پوچھتے۔ وہ عرض کرتے' حضور! آپ کے سامنے میں مسئلہ بتانے والا کون ہوتا ہوں؟ امام صاحب فرماتے' بھئی والدہ صاحبہ کا یہی حکم ہے۔ جب عمر بن زر عرض کرتے حضور! مجھے تو یہ مسئلہ آتا ہی نہیں ہے۔ آپ خود ہی والدہ صاحبہ کو بتادیں۔ امام صاحب فرماتے نہیں' والدہ صاحبہ کا یہی حکم ہے' تو عمر بن زر عرض کرتے حضور! آپ مسئلہ مجھے بتائیں میں اس کو دہراتے ہوئے آپ کے سامنے بیان کروں' آپ والدہ صاحبہ سے جا کر بتادیں اور ایسا ہی ہوتا' کبھی کبھی آپ فرماتیں' میں خود چل کر مسئلہ دریافت کروں گی' تو امام صاحب آپ کو خچر پر سوار کرتے اور خود پیادہ ساتھ چلتے اور وہاں لے جا کر والدہ کے حکم کی تعمیل کرتے (الموفق)۔ اندازہ کریں' امام صاحب کس قدر اپنی والدہ کے حکم کی تعمیل فرماتے تھے۔ غالباً والدہ صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ قیامت تک امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور کام زندہ رہے گا۔

☆ عبادت وریاضت

امام الائمہ کاشف الغمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت خداوندی لطف اور ذوق سے ادا کرتے تھے۔ نماز او تلاوت قرآن کے وقت اکثر رقت طاری ہو جاتی تھی اور ایک مدت تک روتے رہتے تھے۔ آپ نے متواتر چالیس سال تک فجر کی

السعدی، حضرت ابوفردہ، حضرت ابوسفیان، حضرت ابوکثیر، حضرت ابوعسال، حضرت ابوالمالک، حضرت ابوالسوار، حضرت ابوالہشیم، حضرت ابوعمر، حضرت ابویعفور۔

☆ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد بہت زیادہ ہیں، مگر سیرت کی کتابوں میں آٹھ سو طلباء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک کے اسماء گرامی بیان کرتا ہوں، تاکہ معلوم ہو جائے کہ امام صاحب کے شاگرد کتنے بلند پایہ لوگ تھے اور شاگرد کی قابلیت سے استاد کی قابلیت کا پتہ چلتا ہے۔

☆ حضرت امام حماد کے فرزند ارجمند قاضی اسمٰعیل بن حماد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام مالک ابن انس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام ابویوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آپ عالم اسلام کے چیف جسٹس تھے، حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام زفر بن ہزیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام عبداللہ ابن مبارک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام داؤد طائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام فضیل ابن عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت بشر ابن الحارث الہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت ابوعلی شفیق بن ابراہیم ازدی بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام اسید ابن عمرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام وکیع بن الجراح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام نقد رجال یحیٰی بن سعید القطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام ابوسعید یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی کوفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام علی بن مسہر قریشی کوفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام حفص بن غیاث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام حسن بن زیاد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام مسعر بن کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام ابومحمد نوح بن درالناج الحنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت سلمہ بن کہیل' حضرت عبدالمالک بن عمیر' حضرت سلمہ بن نبیط' حضرت عثمان بن عاصم' حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن' حضرت عدی بن ثابت' حضرت سلمان بن یسار' حضرت عطاء بن ابی رباح' حضرت سماک بن حرب' حضرت عطاء بن السائب' حضرت شداد بن عبدالرحمٰن' حضرت عطا بن الیسار الہلالی' حضرت شیبان بن عبدالرحمٰن' حضرت عطیہ بن سعد' حضرت طاؤس بن کیسان' حضرت عکرمہ بن عبداللہ' حضرت طریف بن شہاب' حضرت علقمہ بن مرثد' حضرت طلحہ بن نافع الواسطی' حضرت علی بن الاقمر' حضرت عاصم بن سلیمان' حضرت علی بن الحسن الزراد' حضرت عاصم بن کلیب' حضرت عمرو بن دینار' حضرت عامر بن شراحیل الشعبی' حضرت عمرو بن عبداللہ الہمدانی' حضرت عون بن عبداللہ' حضرت مقسم بن بجیرہ' حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن' حضرت مکحول' حضرت قاسم بن محمد' حضرت مکی بن ابراہیم' حضرت قاسم بن معن' حضرت منصور بن المعتمر' حضرت قتادہ بن دعامہ' حضرت منہال بن خلیفہ' حضرت قیس بن مسلم' حضرت موسیٰ بن ابوی عائس' حضرت محارب بن وثار' حضرت ناصح بن عبداللہ' حضرت محمد بن الزبیر حنفلی' حضرت نافع' حضرت محمد بن السائب' حضرت وقدان' حضرت محمد بن السائب' حضرت ہشیم بن حبیب' حضرت محمد بن علی بن الحسین' حضرت یحییٰ بن ابوحبہ' حضرت محمد بن عیس الہمدانی' حضرت یحییٰ بن سعید بن قیس' حضرت محمد بن مسلم بن تدرس' حضرت یحییٰ بن عبداللہ' حضرت محمد بن مسلم بن عبیداللہ' حضرت یحییٰ بن عبداللہ' حضرت محمد بن منصور' حضرت یزید بن صہیب' حضرت محمد بن المنکدر' حضرت یزید بن عبدالرحمٰن' حضرت منحول بن راشد' حضرت یزید بن الطوسی' حضرت مسلم بن سالم' حضرت یونس بن عبداللہ' حضرت مسلم بن عمران' حضرت ابواسحاق السبوعی' حضرت مسلم بن کیسان' حضرت ابوبردہ' حضرت معن بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوبکر بن ابی الجہم' حضرت ابوحصین' حضرت ابن شہاب' حضرت ابوالزبیر' حضرت ابوعون' حضرت ابوسفیان

☆ لوگوں میں سے کسی کی اہانت (تذلیل، رسوائی) نہ کرنے کو لازم پکڑنا۔

☆ اپنے آپ کو فضولیات میں پڑنے سے بچانا۔

☆ لوگوں سے ملتے وقت سلام میں پہل کرنا، اچھا کلام کرنا، نیکوکاروں سے محبت کرنا، اور بدکردار لوگوں سے دور رہنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنا۔

☆ سید الاستغفار میں مشغول رہنا، اور وہ حضور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

☆ سید الاستغفار

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك وعدك ما استطعت اعوذبك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابو بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے حمد و پیمان پر قائم ہوں، جتنی مجھ میں طاقت ہے، لیکن تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، اس برائی سے جو میں نے کی، میں سب تیری نعمت کے جو مجھ پر ہے تیری طرف لوٹتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے بیشک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

بیشک جس نے یہ کلمات بوقت شام کہے اور اسی رات مر گیا، تو جنت میں داخل ہوا اور جس نے صبح کے وقت کہے اور اسی دن مر گیا تو جنت میں داخل ہوا۔

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ "تیرا گھر جل گیا ہے" تو انہوں نے کہا "نہیں جلا" ان کلمات کی وجہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کلمات کو سنا۔ من قال اول نهاره لم نصبه مصیبه حتی یمسی ومن قالها آخر النهار لم تصبه مصیبه حتی یصبح جو

آدمی ان کلمات کو ابتدائے دن میں کہہ لے تو شام تک اسے کوئی مصیبت نہیں آ سکتی اور جو آخر دن میں کہے صبح تک اسے کوئی مصیبت نہیں آ سکتی۔

وہ کلمات یہ ہیں۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم۔ ماشاء اللہ کان ومالم یشا علم یکن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلو ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ وان اللہ قد احاط بکل شئی علما اللھم انی اعوذ بك من شر نفس ومن شر کل دابہ انت اخذ بنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تجھ پر ہی میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے' جو اللہ چاہے ہوتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا' نہیں ہے کوئی قوت و طاقت مگر اسی اللہ کی جو بڑا بلند اور عظمت والا ہے' جان لو' بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے' اے اللہ' بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور ہر جانور کی برائی سے' تو ہی اس کو مکمل گرفت کرنے والا ہے' بیشک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

☆ روزانہ تلاوت قرآن پاک کی پابندی کرنا اور اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کو ہدیہ کرنا۔

☆ اپنے دشمن سے بچنا' کیونکہ لوگوں میں فساد زیادہ ہو چکا ہے پس تیرا دشمن تیرا خود غرض دوست ہے۔

☆ اپنے راز و نیاز اور پونجی کو مخفی رکھنا۔

☆ پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا اور اس کی تکلیف پر صبر کرنا۔

☆ مذہب اہل السنۃ والجماعت کے ساتھ وابستہ رہنا اور جاہلوں اور گمراہوں سے دور رہنا۔

☆ اپنے تمام امور خلوص نیت سے سرانجام دینا اور ہمیشہ حلال کھانے کا التزام کرنا۔

☆ پانچ احادیث پر اعتماد رکھنا جن کو میں نے پانچ لاکھ احادیث سے منتخب کیا ہے۔

☆ انما الاعمال بالنیات بیشک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

☆ من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه بے مقصد یعنی فضول چیزوں کو چھوڑ دینا مرد کے اسلام کی زینت ہے۔

☆ لا یومن احد کم حتی یحب لا خیه مایحب نفسه تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں جب تک وہ اپنے بھائی کے لیئے وہی چیز نہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

☆ ان الحلال بین والحرام بین و بینهما امور مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرا الدینه و عرضه ومن وقع فی الشبهات فقد وقع فی الحرام کداع یرعی حول الحمی یوشك ان یقع فیه الاوان لكل ملك حمی الاوان حمی الله محارمه الاوان فی الجسد مضغه اذا صلحت صلح الجسد کله وانا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب۔

بیشک حلال اور حرام واضح ہیں اور ان کے درمیان امور مشتبھاب ہیں' جن کو بہت زیادہ لوگ نہیں جانتے' پس جو مشتبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین' اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا پس وہ حرام میں پڑ گیا جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہوا شک کرتا ہے کہ کہیں اس میں پڑ نہ جائے۔ خبردار! ہر مالک کی ایک چراگاہ ہے۔ خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ کی چراگاہ محارم (حرام شدہ امور) ہیں۔ خبردار! بیشک جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب تک وہ صحیح رہے سارا جسم صحیح رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار! اور وہ دل ہے۔

☆ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

☆ اپنی حالت صحت میں خوف اور رجا (بخشش کی امید) کے درمیان ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے رجا کے غلبے اور سلامتی والے دل کے ساتھ مرنا' بیشک اللہ کریم بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

☆ دوسروں کو خوش رکھ کر جو خوشی حاصل ہوتی ہے اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں۔

☆ جو علم کو دنیا کمانے کے لیئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆ کوئی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اس کی مدد کرو کوئی حاجتمند کسی کام سے آ جائے تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کا کام کردو' مدد مانگنے والے کی امداد کرو۔

☆ کوئی تمہاری بدگوئی کرے تو اسے اچھے الفاظ سے یاد کرو۔

☆ عفو و درگزر سے کام لو اور ہمیشہ بھلائی کی تعلیم دو۔

☆ اپنا راز کسی کو نہ بتاؤ آزمائے بغیر کسی سے حاجت نہ کرو۔

☆ میں بخیل کو عادل نہیں سمجھتا اور نہ اس کی گواہی قبول کرتا ہوں کیونکہ بخل بخیل کو اپنے حق سے زیادہ لینے پر مجبور کرتا ہے۔

☆ کوئی تم سے حسن سلوک کرے یا نہ کرے تم اس سے اچھا برتاؤ کرتے رہو۔

☆ ہر کسی کی دعوت قبول نہ کرو اور نہ ہی کسی سے تحائف لو۔

☆ اپنے نفس اور اپنے احوال کا خیال کرو' بدامنی پیدا نہ کرو کوئی تمہیں ڈانٹے تو تم اپنا ہرگز نہ کرو۔

☆ پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرو اور لگن جاری رکھو کیونکہ بخیل کبھی سردار نہیں بنتا ہے۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں میں محبت و اخوت کا اظہار کرو سب سے سلام کہو اگرچہ وہ

برے ہی کیوں نہ ہوں۔

☆ رزیل اور گھٹیا لوگوں سے دوستی نہ کرو جس کا ظاہر اچھا نہیں اس سے ملاپ نہ رکھو۔

☆ مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں گنہگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔

☆ آخرت کے گرم گرزوں سے دنیا میں کوڑے کھانا بہتر ہے' جو مشقت تم پر لوگ نہیں ڈالتے تم بھی نہ ڈالو جس اچھی بات پر وہ راضی ہوں تم بھی راضی رہو۔

☆ جس کو علم نے معاصی اور فواحش سے باز نہ رکھا اس سے زیادہ گنہگار کون ہے؟

خلاصہ کلام

☆ سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ کی شاگردی بڑے بڑے اکابر اولیاء کرام نے اختیار کی مثلاً سیدنا ابراہیم بن ادھم' سیدنا شفیق بلخی' سیدنا معروف کرخی' سیدنا فضیل بن عیاض' سیدنا عبداللہ بن مبارک' سیدنا داؤد طائی' سیدنا خلف بن ایوب' سیدنا بایزید بسطامی و دیگر اولیائے کرام (رضی اللہ تعالیٰ علیہم)

لہٰــــذا یہ حضرات اگر سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ العزیز کے بارے میں کوئی شبہ دیکھتے تو ہرگز ہرگز ان کی شاگردی اور اقتدا اختیار نہ کرتے۔

پس روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ سیدنا امام اعظم قدس سرہ' کا مذہب قرآن و سنت کے عین مطابق تھا۔

☆ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے غوثوں' قطبوں نے اختیار کی جن کی ولایت دنیا عالم میں مسلم ہے مثلاً سید السادات امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری' خواجہ خواجگان سلطان الہند سید معین الدین چشتی اجمیری' غوث زمان خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی' خواجہ فرید الحق

والدین گنج شکر پاکپتن، مخدوم الاولیاء، خواجہ محمد بہاؤالدین شاہ نقشبندی بخاری، شیخ الجن والانس، سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمرالاسلام سیالوی و دیگر اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

لہذا سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ امام الاولیاء بھی ہیں اور امام الابدال والاوتاد نیز امام الاقطاب وامام الاغواث بھی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحمد للہ رب العالمین، اللہ تعالیٰ کا لاکھوں بار شکر ہے کہ ہم بھی اس امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ کی تقلید کرنے والوں میں سے ہیں۔ اللھم ثبتنا علی ذالك وامتنا علیه وما ذالك علی الله بعزیز اے میرے عزیز ذرا غور کر، کیا تیرے لئے ان اکابر اولیاء کرام جنہوں نے سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ کی شاگردی اور تقلید اختیار کی اسوہ حسنہ (پیشوائی) کافی نہیں حالانکہ یہ حضرات اولیاء اقطاب اغواث رضی اللہ عنہم جامع شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت ہوئے ہیں لہذا اگر یہ حضرات سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ میں ذرہ برابر بھی نقص یا فتور دیکھتے تو ہرگز ہرگز امام اعظم کی اتباع اور تقلید نہ کرتے نیز یہ حضراتِ منعم علیہم ہیں لہذا جو شخص اکابر کا امر تقلید میں ان کا مخالف ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دھتکارا ہوا اور صراط مستقیم سے دور ہے بلکہ ایسا شخص انعام خداوندی سے محروم ہے۔

حسبنا الله ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم وصلى الله تعالىٰ على حبيبه ورسوله رحمته اللعالمين وعلى اله واصحابه وسلم۔

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات
عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720